امام ولی الدین خطیب تبریزیؒ

جناب عبدالرشید عراقی صاحب

(۲)

۱۴- شرح مشکوٰۃ	مرتبہ شیخ عبدالعزیز کاہلی سندھی
۱۵- شرح مشکوٰۃ	مصنفہ شیخ محمد سعید فاروقی سرہندی بن احمد۔
۱۶- ذریعۃ النجاۃ شرح مشکوٰۃ	مصنفہ شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی بن عبداللہ۔
۱۷- زینۃ النکات شرح مشکوٰۃ	مصنفہ سید محمد گجراتی بن جعفر الحسینی۔
۱۸- شرح مشکوٰۃ	مرتبہ شیخ طیب سندھی برہانپوری بن ابوطیب۔
۱۹- شرح مشکوٰۃ بزبان فارسی	یہ شرح چار جلدوں میں ہے اور یہ شرح ۲ شوال ۹۹۳ھ کو

مکمل ہوئی۔ اس شرح میں درج ذیل خصوصیات ہیں:۔

۱- ضمائر کے مرجعوں کی وضاحت۔ ۲- کلمات محذوفہ کا اعادہ۔

۳- مبہم کی وضاحت۔ ۴- مقدر کی وضاحت۔

۵- تخصیص و تعمیم کی وضاحت۔ ۶- شرح کا متن سے ربط۔

۷- ترکیب نحوی۔ ۸- ہر باب و فصل کی احادیث کی تعداد کا تعین۔

۹- ہر کلمہ کے تعلقات کا بیان ۱۰- کلام غیر مکمل کی تکمیل۔

۱۱- زبان سہل فارسی ہے۔

۲۰- نجوم المشکوٰۃ شرح مشکوٰۃ (عربی) | مرتبہ شیخ محمد صدیق۔

۲۱- شرح مشکوٰۃ | مرتبہ شیخ محمد نعیم جون پوری بن محمد فائق۔

۲۲- طریق النجاۃ | مشکوٰۃ شریف کی احادیث کا ترجمہ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم آروی (م ۱۳۲۰ھ) بن عبدالعلی[1]

۲۳- التعلیق الصبیح علی مشکوٰۃ المصابیح | یہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم کی تصنیف ہے، اور اس کی چار نامکمل جلدیں ۱۳۵۴ھ میں دمشق سے شائع ہوئیں[2]

۲۴- تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ (عربی) | اس کا ابتدائی حصہ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء) تلمیذ شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء) نے لکھا۔ اور کتاب الزکوٰۃ سے لے کر آخر تک مولانا ابوسعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹۶۱ء) نے لکھا[3]

اس کی پہلی جلد مولانا حافظ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی مرحوم کی نگرانی میں دہلی سے شائع ہوئی۔ دوسری جلد کا مسودہ ڈپٹی صاحب مرحوم نے مطبع مجتبائی دہلی کو طباعت کے لیے دیا تھا کہ گم ہوگیا۔ مولانا ابوسعید شرف الدین کو اس کا سخت صدمہ ہوا۔

۱۹۵۸ء میں مطبع مجتبائی دہلی والوں کا سامان دہلی سے کراچی منتقل ہوا تو اس سامان میں یہ مسودہ بھی تھا۔ جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم اور محقق حضرت مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف مدیر الاعتصام لاہور کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے صرف کثیر سے یہ مسودہ حاصل کیا۔ اس کا کچھ حصہ بوسیدہ اور کرم خوردہ تھا، جسے مولانا شرف الدین نے لکھا تھا۔ مولانا عطاء اللہ نے اس کو دوبارہ بڑی محنت اور جانفشانی سے ایڈٹ کیا۔ مولانا کا یہ علمی کارنامہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا اب اس کوشش میں ہیں کہ یہ علمی کتاب جلد از جلد زیورِ طباعت سے آراستہ ہو جائے۔

---

[1] اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں ص ۲۲۰

[2] تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۴۶۲

[3] تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ۔ ص ۱۸۲

۲۵ - مشکوٰۃ مع حاشیہ وتعلیق ۱۳۸۰ھ میں ابوبکر شادبین نے مشکوٰۃ کا متن کئی نسخوں سے مقابلہ وتصحیح کرکے ناصرالدین البانی کے تحشیہ وتعلیقات کے ساتھ دمشق سے شائع کیا ہے۔ مولانا ضیاءالدین اصلاحی لکھتے ہیں :-

• اس میں حدیثوں پر دو طرح کے نمبر دیے گئے ہیں ، ایک تو کتاب کی مسلسل حدیثوں کے لحاظ سے اور دوسرے ابواب کی حدیثوں کی تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے۔ حواشی میں حدیث کے غریب اور مشکل الفاظ اور وضاحت طلب امور کی تشریح کے علاوہ صاحب مشکوٰۃ کی مسامحتوں کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً غلط حوالوں کی تصحیح کی گئی ہے اور جہاں سرے سے حوالے نہیں دیے گئے ہیں ، وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ جہاں ایک ہی حوالہ تحریر کیا گیا ہے وہاں مزید دوسرے حوالے بھی تحریر کئے گئے ہیں۔ بعض جگہ مشکوٰۃ میں دو حوالے دے کر الفاظ کو ان میں سے کسی ایک سے متعلق کیا گیا ہے۔ لیکن محشی نے اس کے بجائے دوسری کتاب کے الفاظ بتائے ہیں۔ بعض حدیثوں کو مشکوٰۃ میں مرفوع ، متصل ، اور مسند بتایا گیا ہے ، لیکن حاشیہ میں اُن کے موقوف ، منقطع اور مرسل ہونے کا ذکر ہے۔ اسی طرح اس میں جن کو موقوف وغیرہ کہا گیا ہے۔ اس میں اُن کے برعکس ہونے کی تصریح کی گئی ہے۔ اسی طرح مشکوٰۃ میں اگر امام ترمذی کی روایتیں نقل کرکے اُن کی تصحیح وتحسین یا تضعیف وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے تو اس میں یہ کمی پوری کردی گئی ہے۔ جن حدیثوں کو مصنف نے نامکمل نقل کیا ہے ، محشی نے اس کو مکمل نقل کر دیا ہے۔ جن حدیثوں کے بعض الفاظ اور ترجمے نقل ہونے سے رہ گئے ہیں ، یا اُن میں کسی طرح کا تغیر ہوگیا ہے تو حاشیہ میں اُن کو اصل کے مطابق ٹھیک نقل کیا گیا ہے۔ اسی طرح جن حدیثوں کی سندیں ضعیف نقل ہوتی ہیں ، اُن کے یا تو صحیح طرق بیان کیے گئے ہیں یا اُن کی تقویت کے لیے شواہد ومتابعات بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں"۔

یہ خوبصورت اور دیدہ زیب ایڈیشن ۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور اس میں کئی فہرستیں بھی دی گئی ہیں۔ شروع میں امام بغوی (صاحب المصابیح) اور امام تبریزی (صاحب مشکوٰۃ المصابیح) کے حالات قلمبند کیے گئے ہیں ، اور دونوں کتابوں (مصابیح ومشکوٰۃ) پر مختصراً تبصرہ

بھی ہے۔[1]

۲۶ - زجاجۃ المصابیح | یہ مولانا سید ابوالحسنات عبداللہ شاہ حیدر آبادی کی تصنیف ہے۔
اس کو مشکوٰۃ ہی کی طرز پر فقہی ابواب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور عموماً کتب و ابواب بھی اس سے لیے گئے ہیں۔ البتہ مشکوٰۃ میں جہاں عنوانات میں شافعی مسلک کی رعایت کی گئی ہے وہاں اس میں فقہ حنفی کی رعایت مدنظر رکھی گئی ہے۔ ساتھ ہی حواشی میں حدیثوں کی مختصر تشریح بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب عربی میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔[2]

۲۷ - شرح مشکوٰۃ (عربی) | استاذ العلماء حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلوی مدظلہ العالی سابق امیر جمعیۃ اہل حدیث۔
آپ نے مشکوٰۃ کی شرح لکھنی شروع کی مگر کتاب العلم تک ہی لکھ سکے کہ اس کے بعد یہ سلسلہ رُک گیا۔

۲۸ - مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح | یہ شرح جمعیۃ اہل حدیث ہند کے ممتاز عالم و محدث مولانا ابوالحسن عبید اللہ رحمانی مبارک پوری مدظلہ العالی کی تصنیف ہے۔ مولانا عبید اللہ رحمانی مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۴ء) صاحب سیرۃ البخاری کے صاحبزادے ہیں۔ محرم ۱۳۲۷ھ میں مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی و فارسی کی کتابیں اپنے والد ماجد مولانا عبدالسلام سے پڑھیں۔ ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں مولانا غلام یحییٰ کانپوری، مولانا احمد اللہ امرتسری، مولانا حافظ عبدالرحمٰن اور مولانا عبدالعلی عبدالرحمٰن محدث مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی (م ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۵ء) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔
تکمیل تعلیم کے بعد شیخ عطاء الرحمٰن کے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس مقرر ہوئے۔ انہی دنوں مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوذی مکفوف البصر ہو گئے تھے۔ اور آپ کی اپنی شرح

---

[1] تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۴۶۳
[2] ایضاً ص ۴۶۲

تحفۃ الاحوذی کی تکمیل کے سلسلے میں ایک ایسے لائق عالم و فاضل کی اعانت کی ضرورت تھی، جو فنونِ حدیث سے خاص مناسبت اور ادب سے ذوق رکھتا ہو۔ چنانچہ مولانا عبدالرحمن مرحوم کی نظر آپ پر پڑی۔ شیخ عطاء الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ نے آپ کو مبارک پور بھیج دیا اور آپ کی ملازمت کو بحال رکھا۔ چنانچہ آپ نے دو سال مولانا عبدالرحمن صاحب کے ساتھ بطور معاون رہ کر تحفۃ الاحوذی کی آخری دو جلدوں کی تکمیل کی لے[1]

مرعاۃ المفاتیح کی اب تک ۳ جلدیں شائع ہوئی ہیں، جس میں دو جلدیں مبارک پور سے شائع ہوئی ہیں اور ایک جلد المکتبۃ السلفیہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں۔

"اس شرح میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آگیا ہے۔ لائق شارح نے حدیثوں کی مفصل تشریح کرکے ان کے معانی و مطالب کی پوری وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں محدثین پر طعن و تشنیع کرنے، منکرینِ حدیث اور حدیثوں سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ اور اُن کے تنقص و تضاد کو بھی رفع کیا گیا ہے۔ فقہی اختلاف نقل کرنے اور ائمہ فقہ و اجتہاد کے مذاہب و دلائل بیان کرکے مرجح و قوی مسلک کی تعیین کی گئی ہے۔ شارح نے عموماً محدثین کے مذہب کی تصویب کی ہے، اور مرجوح اقوال پر بعض جگہ رد و کد بھی کی ہے۔ حدیثوں کی مشکلات اور لغوی و نحوی مسائل کو حل کرنے پر خاص دھیان دیا گیا ہے۔ ان پر نقد و بحث کرکے ان کے درجہ و مرتبہ اور قوت و ضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے، رواۃ کے مختصر ترجمے اور بلاد و اماکن کے متعلق ضروری معلومات تحریر کئے گئے ہیں۔ مشکوٰۃ کی پہلی اور تیسری فصل میں صحیحین کی جو حدیثیں نقل کی گئی ہیں، اگر اُن کی تخریج دوسرے محدثین نے بھی کی ہے تو اس کا ذکر بھی کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح دوسری حدیثوں کی فصل کے لیے جو حوالے دیے گئے ہیں، اگر اُن کی تخریج ان کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی کی ہے، تو

لے[1] تراجم علمائے حدیث ہند جلد اوّل ص ۴۰۷

ان کی تصریح کر دی گئی ہے۔ جہاں مصنف نے حوالے تحریر نہیں کئے ہیں وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ اگر مصنف سے الفاظ حدیث نقل کرنے میں کوئی مسامحت ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ یا اگر انہوں نے صحیحین کی جو حدیثیں پہلی فصل کے بجائے دوسری فصل میں اور دوسرے محدثین کی حدیثیں دوسری کے بجائے پہلی فصل میں بیان کی ہیں تو ان پر تنبیہ کی گئی ہے اور جن حدیثوں کو مصنف نے مختصر نقل کیا ہے، ان کا پورا متن اس میں نقل کر دیا گیا ہے۔ مسلسل حدیثوں پر نمبر دیئے گئے ہیں۔ ابواب کی حدیثوں میں علیحدہ نمبر بھی لگے ہیں۔ شروع میں کئی مفصل فہرستیں اور ایک مقدمہ ہے۔ اس میں اصول حدیث پر عالمانہ گفتگو کی ہے[1]

۲۹ - مظاہر حق | یہ اردو میں مشکوٰۃ کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ ترجمہ کی ابتدا شاہ محمد اسحاق دہلوی (م ۱۲۶۲ھ) نے کی[2] مگر پھر اُن کے ایما اور مشورہ مولانا قطب الدین خان دہلوی (م ۱۲۸۹ھ) نے اس کو شرح کی شکل دی۔ اردو میں ہونے کی وجہ سے اس شرح سے عوام کو بڑا فیض پہنچا[3]

یہ شرح کئی بار چھپ چکی ہے۔ مطبع نول کشور سے بھی شائع ہوئی۔ اور اب لاہور سے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے بھی شائع کی ہے۔

مظاہر حق کی زبان وطرز بیان کی قدامت کی بنا پر دار العلوم دیوبند کے بعض فضلا نے اس کو موجودہ دور کی سہل اور سلیس زبان میں معارفِ مشکوٰۃ کے نام سے شائع کیا ہے۔ پہلی جلد ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ شروع میں اصول حدیث کے مسائل ومباحث پر ایک مقدمہ بھی ہے[4]

۳۰ - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اردو | از مولانا حافظ محمد ابوالحسن مرحوم سیالکوٹی[5]

۳۱ - انوار المصابیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح (اردو) | از مولانا عبد السلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ)[6]

---

[1] تذکرۃ المحدثین ج ۲ - ص ۴۶۴ [2] ایضاً ص ۴۶۲ [3] ایضاً ص ۴۶۲ [4] ایضاً

[5] ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔

[6] اسلامی خطبات ص ۲

۳۲ - ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح (اُردو) | از مولانا عبدالاول غزنوی (م ۱۳۱۳ھ) یہ مشکوٰۃ شریف کا بین السطور ترجمہ ہے - اور اس کے ساتھ مختصر حاشیہ ہے - چار جلدوں میں ہے - سب سے پہلے یہ کتاب امرتسر سے طبع ہوئی - اب دوبارہ جامعہ اثریہ سانگلہ ہل سے طبع ہوئی ہے -

۳۳ - ترجمہ اُردو مشکوٰۃ المصابیح | از مولانا محمد اسماعیل السلفی سابق امیر جمعیۃ اہل حدیث پاکستان (م ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۸ء) - پہلی جلد مولانا محمد اسماعیل کے قلم سے ہے - اور باقی ۳ جلدوں کا ترجمہ مولانا سلیمان کیلانی نے کیا ہے -

چاروں جلدیں مطبوعہ ہیں -

سیارہ ڈائجسٹ لاہور

صدر مجلس ادارت
نعیم صدیقی

سہ ماہی اشاعت خاص

افغانستان نمبر

جلد آ رہا ہے

دفتر سیارہ - ۸ - اے - ذیلدار پارک، اچھرہ - لاہور

طیارے کا اغوا ـــــــــ لمحۂ فکریہ

نعیم صدیقی صاحب

پاکستانی طیارے کے اغوا کا خوفناک ڈرامہ ایک جواں سال اور ذی حیثیت شہری کی جان لے کر بالآخر ختم ہوا۔ سنتوا سے زیادہ نجات یافتہ یرغمالیوں کو مبارک باد، اور صدر ضیاء الحق اور ان کے معاونین اور مشیروں نے مل کر جو بھاری سفارتی معرکہ لڑا اس پر "اَحْسَنْتُمْ"۔
بہر حال پاکستان کو اس کے تین فضائی قزاقوں نے ہائی جیکنگ کی تاریخ کا طویل ترین باب بنا دیا ہے۔

ہمارے مطالعہ و تفکر کے مطابق جو کچھ ہوا، اچانک نہیں ہوا کہ نہ اس کے پیچھے کچھ عوامل ہوں، اور نہ آگے کچھ مراحل۔ یہ تو ایک طویل زنجیر کا ایک بڑا حلقہ ہے۔ جس کے ساتھ پیچھے کی تمام کڑیاں بھی آگے جڑتی ہیں اور آگے کی کڑیاں بھی مربوط ہیں۔ اب چھپا کیا رہا ہے کہ واشگاف بات کہنے میں کسی کو کوئی تامل ہو۔ یا اس کی اشاعت میں کسی کو احتیاط محسوس ہو۔ پاکستان پیپلز پارٹی، کابل، شام اور لیبیا (جو بظاہر اس واقعہ سے کنارہ کر گیا ہے[1]) ایک ایسا سرخ دائرہ بناتے ہیں جس کا مرکز و محور روس ہے،

---

[1] مگر یہ امر کچھ زیادہ مخفی نہیں رہا کہ لیبیا میں پیپلز پارٹی کے بھگوڑے لیڈروں اور کارکنوں کا ٹھکانا ہے۔ وہاں سے اس گروہ کے لوگوں کو مالی امداد ملتی ہے۔ نیز چھاپہ ماروں کی تربیت کا انتظام بھی موجود ہے مگر اغوا شدہ طیارے کے کابل جانے، وہاں قزاقوں سے سرکاری مہمانوں کا سلوک ہونے، انہیں اسلحہ جہاز میں فراہم کئے جانے، مرتضیٰ بھٹو کے موقع پہ بہ حیثیت سرغنہ نمودار ہونے اور روس اور کابل کے لئے قزاقِ اعلیٰ کے تعریفی بیانات سامنے آنے کی وجہ سے لیبیا نے عین آخر وقت پہ "تقویٰ" اختیار کر لیا حالانکہ دنیا بھر کے قزاقوں کے لئے لیبیا رضاکارانہ اسپرٹ سے باقاعدہ اعلان کر کے پناہ گاہ بنا ہوا تھا۔